جو ظاہر میں باطن کی کیفیتوں کا
اشارہ بھی پایا تو اچھا نہ ہوگا

کسی ڈھنگ سے رہ کسی حال میں رہ
ہمیں گر بھلایا تو اچھا نہ ہوگا

ہماری عطا کی ہوئی بیخودی سے
کبھی ہوش آیا تو اچھا نہ ہوگا

یہ کی عرض میں نے کہ اے میرے مالک
تو جو کام بندے سے چاہے ہے لینا
مری جان و دل تیرے قدموں پہ صدقے
مجھے "ضبط" کی تو ہی توفیق دینا

نوائے تسکین

از جناب محمد یٰسین صاحب تسکین سہارنپور

تغافل میں اُن کو ستم یاد آئے
ستم یاد آئے تو ہم یاد آئے

یہ تفریق تھی صرف دوری سے ورنہ
حرم میں نہ دیر و حرم یاد آئے

خوشا بیخودیِ محبت کہ دل کو
نہ تم یاد آئے نہ ہم یاد آئے

نگاہِ کرم دیکھ کر، دل بھر آیا
بہت اُنکے جور و ستم یاد آئے

تری یاد میں ہم نے دنیا بھلا دی
تجھے بھول کر بھی نہ ہم یاد آئے

گدایانِ یثرب کو ہم نے جو دیکھا
سلاطینِ روم و عجم یاد آئے

میں سجدے میں سر رکھ رہا تھا کہ تسکیںؔ
کسی کے وہ نازک قدم یاد آئے